Al-Qawārīr - Vol: 03, Issue: 04,
Jul – Sep. 2022

OPEN ACCESS
Al-Qawārīr
pISSN: 2709-4561
eISSN: 2709-457X
Journal.al-qawarir.com

خواتین کے سفر برائے تفریح کے حقوق: پاکستانی قوانین کا سیرت النبی ﷺ کی روشنی میں تجزیاتی مطالعہ

Women's Travel Rights of Recreation (Analytical Study of Pakistani Constitutions in the Light of Sīra-un-Nabī SAW)

**** Qursam Fatima***
BS Scholar, Sociology, Government College Women University, Faisalabad
Kashaf u Dduja**
Lecturer, Department of Islamic Studies,Government College Women University, Faisalabad

Version of Record
Received: 07-Jul-22 **Accepted**: 28-August-22
Online/Print: 28-Sep-2022

ABSTRACT

Before the advent of Islam, humanity was dive into the darkness of ignorance and misguidance. Women in particular were deprived of basic human rights. But with the arrival of the Holy Prophet SAW, status of women has been raised. Islam has given women the opportunity and rights to represent themselves in almost all fields of life. At the same time, Women were given the rights to live freely and like men, they were provided with opportunities of travel rights in which recreation plays an important role. It is rightly mentioned in Quran and Hadith and can be observed throughout the life and Sunnah of "Ummahat-ul-Momineen." Likewise, the Constitution of Islamic Republic of Pakistan also assured the elementary travelling rights to Women. The purpose of this paper is to encompass those itinerant rights of women that are given by the Constitution of Islamic Republic of Pakistan, 1973 and by other laws. It is an analytical study about the travelling rights of women with all its reasons, possibilities, rules, and restrictions of contemporary era according to the constitution of Pakistan in the perspectives of Prophet Muhammad SAW.

Keywords: *liberty, travel rights, Constitution, Women, Ummahat-ul-Momineen, freedom*

تمہید

انسانی زندگی معدوم سے وجود اور وجود سے معدوم ہونے والی ایک ایسی طویل مسافت کا نام ہے جس میں انسان زندگی بھر سفر در سفر کرتا چلا جاتا ہے۔ زندگی کے اس سفر میں خوشی و غمی کا بھی گہرا تعلق ہے۔ جیسے صحت کے ساتھ بیماری، رزق کے ساتھ تنگدستی، عزت کے ساتھ رسوائی، آسانی کے ساتھ مشکل، دن کے ساتھ رات، گناہ کے ساتھ توبہ، دھوپ کے ساتھ بارش اور خزاں کے ساتھ بہار ہے، عین اسی طرح غم وحزن کے ساتھ راحت وخوشی ہے۔ اللہ تبارک تعالیٰ نے ہر انسان کو انفرادی شخصیت پر پیدا کیا ہے اور ہر انسان پر زندگی کے اتار اور چڑھاؤ مختلف طرح اثر انداز ہوتے ہیں مگر یہ قانونِ قدرت ہے کہ جب انسان زندگی کے افکار وخیالات سے پریشان ہوتا ہے تو اپنے لیے تفریح کا سامان تلاش کرتا ہے۔ کسی کے لیے بارگاہِ الہیٰ میں گڑگڑانا حقیقی تفریح ہے اور کسی کے لیے زمین کی سیر وسیاحت کرنا تفریح ہے۔ کوئی نیند میں مٹھاس تلاش کرتا ہے اور کوئی ہجوم میں جوش ڈھونڈتا ہے۔ الغرض، ہر انسان ہی زندگی کے مصائب والم اور غم وحزن سے خود کو آزاد کرنے اور خوشیوں کی راہ تلاش کرنے کے لیے محوِ سفر دکھائی دیتا ہے جیسا کہ حیدر علی آتش لکھتے ہیں :

سفر ہے شرط مسافر نواز بہتیرے　　　ہزار ہا شجر سایہ دار راہ میں ہے

آج کے جدید دور میں ذہنی تناؤ کا تناسب جس حد تک بڑھتا جا رہا ہے، سیر وتفریح اس سے نجات حاصل کرنے کا اہم ترین ذریعہ ہے۔ تفریحی سرگرمیاں جہاں ایک طرف انسان کی ذہنی، جسمانی اور سماجی نشوونما میں اہم کردار کرتی ہے وہیں دوسری جانب دورانِ تفریح سفر کرنے سے انسان اپنی ذات کے اندر بے شمار مثبت تبدیلیوں کو رونما ہوتے بھی دیکھتا ہے۔ سفر ظاہری بھی کیا جاتا ہے اور باطنی بھی، ضرورتاً بھی کیا جا سکتا ہے اور تفریحاً بھی۔ الغرض یہ کہ اس میں اللہ تبارک وتعالیٰ نے ہمیشہ خیر پوشیدہ رکھی ہے۔

لغوی واصطلاحی معنی

تفریح فراغت کے اوقات میں دلچسپ سرگرمیوں کو مصروفِ عمل لانے کا نام ہے۔ یہ عربی زبان کا لفظ ہے جس کا مادہ "ف ر ح" ہے۔ عموماً فرح کے معنی "نقیض الحزن "یعنی غم کا متضاد ہے۔ عربی میں کہا جاتا ہے :ھو ان یجد فی قلبه خفت[1]: اس سے مراد دل کا ہلکا پن ہے۔ تحفتہ الاریب میں اس کو یوں بیان کیا گیا ہے کہ :الفرح بمعنی السرور[2] فرح کے معنی سرور اور خوشی

کے ہیں۔ جبکہ امام قرطبیؒ اپنی تفسیر میں فرح کی تعریف ان الفاظ میں بیان کرتے ہیں کہ :ولفرح لذت فی القلب بادراک المحبوب[3] کسی محبوب شے کو پانے سے دل میں جو خوشی محسوس ہوتی ہے، اسے فرح کہتے ہیں۔

تفریح کا لفظ اردو، عربی اور فارسی تینوں زبانوں میں زیرِ استعمال ہے۔ اردو میں اسے خوش طبعی، چہل پہل، ہواخوری، سیر، دل بہلانا، تازگی اور طبیعت کی فرحت کے لیے استعمال کیا جاتا ہے جبکہ تفریح طبع سے دل لگی، ہنسی اور چہل پہل مراد لیا جاتا ہے۔[4]

اسی طرح، انگریزی میں تفریح کا مفہوم ادا کرنے کے لیے درج ذیل الفاظ کا استعمال کیا جاتا ہے :

Rejoicing, Nourishment, Gratification, Amusement, Refreshment and Fun

آکسفورڈ ڈکشنری میں تفریح کو یوں بیان کیا گیا ہے :

Refreshment or comfort produced by something affecting the senses or body.[5]

اصطلاح میں تفریح کا مفہوم ادا کرنے کے لیے انگریزی زبان کا لفظ Recreation کا لفظ استعمال کیا جاتا ہے جس کے معنی ہیں فراغت کے اوقات میں خوشگوار و دلچسپ مشاغل اختیار کرنا۔ اسی ضمن میں انگریزی لغت کے ماہر Hornby لکھتے ہیں:

An activity done for enjoyment when one is not working.[6]

ترجمہ: فارغ اوقات میں دل چسپی کی حامل سرگرمی اختیار کرنا۔

Recreation دو الفاظ یعنی Re اور Creation کا مجموعہ ہے Re سے مراد از سرنو جبکہ creation کے معنی تخلیق ہے۔ گویا Recreation کے معنی از سرنو تخلیق کے ہیں۔

انسائیکلوپیڈیا برٹانکا میں یوں بیان ہوا ہے:

> Recreation is defined as an activity engaged in voluntarily just for the pleasure and satisfaction that it brings to the participant, whether through relaxation, refreshment or strenght. It is relief from boredom, release of emotional tension.[7]

اسی ضمن میں Marjorie Latchan اور Camil Brown لکھتے ہیں:

> Recreation is considered to be recreative experiences in which individuals voluntarily participate during their leisure time.[8]

تفریح سے مراد فرد کا فارغ اوقات میں اپنے تجربات کا رضاکارانہ طور پر دوبارہ دہرانے کے لیے تیار ہونا ہے۔

دورِ جدید کے ماہرین صحت و جسمانی تعلیم نے فرح یا تفریح کی جو تعریفات کی ہیں، ان کا خلاصہ کچھ یوں ہے:

تفریح فراغت کے اوقات میں ایسی سود منداور سماجی قبولیت کی حامل سرگرمی ہے جس سے رضاکارانہ شمولیت اختیار کرنے والے کو فوری سکون اور اطمینان حاصل ہوتا ہے۔[9]

تفریح کی اقسام

زندگی انسانوں کے لیے اللہ تبارک و تعالیٰ کا انعام ہے مگر افسوس کے ساتھ ہم نے اپنی ذات کو نفسیاتی الجھنوں اور معاشرتی مجبوریوں میں اس حد تک جکڑ رکھا ہے کہ ہماری زندگیوں کا ایک طویل حصہ حالتِ حَضَر میں بسر ہو جاتا ہے۔ زندگی میں بے شمار مواقع میسر ہونے کے باوجود بھی ہم اپنی ذات اور قدرت کی تخلیقات کو تسخیر کرنے کے بارے میں سوچتے نہیں ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ ہمارے ہاں تفریحی مقاصد کا بے حد فقدان ہے۔ ہمارے معاشرے نے تفریح کو دولت سے مخصوص کر کے اسے ایک خاص طبقے اور خاص جنس سے مخصوص کر دیا ہے جبکہ حقیقت میں تفریح کے لیے دینِ اسلام میں نہ مرد و زن کی تخصیص کی گئی ہے نہ امراء و غرباء کی اور نہ ہی فرحت و تفریح کے لیے عمر کی کوئی قید ہے۔ دینِ اسلام میں اللہ تبارک و تعالیٰ نے انسانوں کی آسائش و آرام کے لیے بے شمار آسانیاں رکھی ہیں جن پر عمل کر کے انسان ایک احسن زندگی بسر کر سکتا ہے۔ اسی تناظر میں تفریحی سرگرمیوں کو مختلف اقسام میں تقسیم کیا جاتا ہے جن کی مختصر تفصیل درج ذیل ہے :

ذہنی تفریح

کوئی بھی ایسی سرگرمی جس کو عمل میں لانے سے روح کو تسکین اور ذہن کو فرحت کا احساس ہو، ذہنی تفریح ہے۔ انسانی زندگی کا سب سے اہم پہلو ذہنی تفریح ہے اس لیے کہا جا سکتا ہے کہ ذہنی تفریح کی بے شمار شروحات ہیں۔ کسی اجنبی سے مسکرا کر گفتگو کرنے سے لے کر کسی کی مدد کرنے تک اور ذکرِ الہیٰ میں مشغول ہونے سے تفریح کی غرض سے سیر و سیاحت کے لیے کمربستہ ہونے تک، زندگی کے ہر عمل میں ذہنی تسکین کی شمولیت کارفرما ہے کیونکہ اگر انسان کائنات کو تسخیر کرنے کے لیے نکل جائے اس حال میں کہ اسے ذہنی تسکین میسر نہ ہو، وہ بے سود ہے۔ اگر اہلِ ایمان کی حیاتِ مبارکہ سے جائزہ لیا جائے تو ان کے لیے ذہنی تفریح کا حقیقی مفہوم اس وقت ادا ہوتا ہے جب وہ قرآن و سنت پر عمل پیرا کرتے ہوئے زندگی کو عبادتِ الہیٰ میں مشغول رکھتے ہیں۔ جیسا کہ ارشاد ہوتا ہے :

فَرِحِينَ بِمَا آتَاهُمُ اللَّهُ مِنْ فَضْلِهِ[10] ترجمہ: جو اللہ نے ان کو اپنے فضل سے دیا وہ اس سے خوش ہیں۔

اسی ضمن میں مزید ارشاد ہوتا ہے: قُلْ بِفَضْلِ اللَّهِ وَبِرَحْمَتِهِ[11] ترجمہ: کہہ دیں کہ اللہ کے فضل اور اس کی رحمت سے خوش ہو۔ اس سے واضح ہوتا ہے کہ قرآن کریم میں انسانوں کو باقاعدہ ترغیب دی گئی ہے کہ ذہنی تسکین کے حصول کے لیے اللہ کی یاد اور اس کے ذکر سے دل کو بہلائیں۔ ازواجِ مطہرات کی پاک و مقدس حیاتِ مبارکہ کا تذکرہ کریں تو مومنوں کی ماں، المُبرۃ و

المُوَفقہ، طیبہ و طاہرہ اور حبیبہِ مصطفیٰ ﷺ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہما کی حیاتِ طاہرہ سے واضح اور روشن مثالیں ملتی ہیں۔ صحیح بخاری کی حدیث میں حضرت عائشہ رضی اللہ سے ہی روایت ہے:

> "رایت النبي صلى الله عليه وسلم يسترني بردائه وانا انظر إلى الحبشة يلعبون في المسجد حتى اكون انا التي اسام، فاقدروا قدر الجارية الحديثة السن الحريصة على اللهو".[12]
>
> میں نے دیکھا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم میرے لیے اپنی چادر سے پردہ کئے ہوئے ہیں۔ میں حبشہ کے ان لوگوں کو دیکھ رہی تھی جو مسجد میں (جنگی) کھیل کا مظاہرہ کر رہے تھے، آخر میں ہی اکتا گئی۔ اب تم سمجھ لو ایک کم عمر لڑکی جس کو کھیل تماشہ دیکھنے کا بڑا شوق ہے کتنی دیر تک دیکھتی رہی ہو گی۔

اس سے ثابت ہوتا ہے کہ ذہنی تسکین کے لیے کھیل دیکھنا، کھیل کھیلنا اور کھیل کے متعلق گفتگو کرنا جائز ہے۔ یہاں کھیل کو مخصوص نہیں کیا گیا بلکہ یہ واضح کیا گیا ہے کہ ذہنی تفریح حاصل کرنے کے لیے انسان کسی بھی کسی قسم کی سرگرمی کو مصروفِ عمل لا سکتا ہے، شرط یہ ہے کہ وہ اسلامی اقدار پر پورا اترتی ہو۔

سماجی تفریح

انسانی میل جول جس کے نتیجے میں معاشرہ مثبت تبدیلیوں سے نبرد آزما ہو، سماجی تفریح کہلاتی ہے۔ سماجی تفریح کا بنیادی مقصد انسانوں کے مابین روابط قائم کرنا ہے کیونکہ ہر انسان اجتماعی زندگی بسر کرتا ہے۔ اگر انسان دوسرے انسانوں سے کٹ کر رہے تو نفسیاتی بیماریاں اسے اس حد تک جکڑے رکھتی ہیں کہ آخر میں اکثر لوگ زندگی سے ہی ہاتھ دھو بیٹھتے ہیں۔ اس لیے ہمارے نبی ﷺ نے دوست احباب اور دیگر لوگوں سے روابط قائم رکھنے کی ترغیب دی اور نہ صرف مردوں بلکہ خواتین کے لیے بھی آسانی فرما دی کہ وہ اسلامی اقدار کا خیال رکھتے ہوئے ہر طرح کے سماجی تعلقات قائم کر سکتی ہیں۔ اس کی اولین مثال ہمیں جدّ امجد حضرت آدم علیہ سلام کی حیاتِ مبارکہ سے ملتی ہے جب آپ علیہ سلام نے بعد از تخلیق تنہا رہنے پر ترجیح نہ دی اور اپنے لیے ہمسفر کی حاجت کی جو فوری طور پر ہی قبول فرمالی گئی۔ اس ضمن میں للہ تبارک و تعالیٰ قرآنِ کریم میں ارشاد فرماتا ہے:

هُوَ الَّذِي خَلَقَكُمْ مِنْ نَفْسٍ وَاحِدَةٍ وَجَعَلَ مِنْهَا زَوْجَهَا لِيَسْكُنَ إِلَيْهَا[13] ترجمہ: وہ اللہ تعالیٰ ایسا ہے جس نے تم کو ایک تن واحد سے پیدا کیا اور اسی سے اس کا جوڑا بنایا تا کہ وہ اس اپنے جوڑے سے انس حاصل کرے۔

اسی سے متعلق ہمیں ایک اور خوبصورت مثال سیدنا عائشہ صدیقہ علیھا وا بیھا رضی اللہ عنہما کی حیاتِ پاک سے بھی ملتی ہے۔ آپ رضی اللہ عنہما کے پاس چند گڑیاں تھیں جو ان کی والدہ ماجدہ ام رومان نے بنا کر دی تھیں اور آنحضرت ﷺ سے شادی کے بعد

بھی آپ اپنی سہیلیوں کے ساتھ ان کے ساتھ کھیلا کرتی تھیں اور جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف فرما ہوتے تو سہیلیاں چلی جاتیں مگر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کو حضرت عائشہ رضی اللہ کے پاس دوبارہ کھیلنے کے لیے بھیج دیتے۔ مسلم کی ایک روایت میں آتا ہے:

> "انها كانت تلعب بالبنات عند رسول الله صلى الله عليه وسلم، قالت: وكانت تاتيني صواحبي، فكن ينقمعن من رسول الله صلى الله عليه وسلم، قالت: فكان رسول الله صلى الله عليه وسلم يسربهن إلي".[14]
>
> وہ گڑیوں سے کھیلتی تھیں رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس، انہوں نے کہا: میری ہمجولیاں آتیں اور رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھ کر غائب ہو جاتیں، (شرم سے اور ڈر سے) آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کو میرے پاس بھیج دیتے۔

اس سے واضح ہوتا ہے کہ دوست احباب کے ساتھ کھیلنے میں عمر اور جنس کی کوئی قید نہیں ہے اور اس سے سماجی روابط میں بہتری آتی ہے جو نہ صرف معاشری اقدار کو پروان چڑھاتی ہے بلکہ انسانی میل جول کا ذریعہ بھی بنتی ہے۔

جسمانی تفریح

کوئی بھی ایسی سرگرمی جس سے ذہن کے ساتھ ساتھ جسم بھی حرکت میں آئے، جسمانی تفریح ہے جیسا کہ دوڑ لگانا، ورزش کرنا اور کھیل کود کرنا وغیرہ۔ جسمانی حرکات تفریح کا ذریعہ ہونے کے ساتھ ساتھ جسم کو چاق و چوبند اور صحت مند رکھنے میں بھی اہم کردار ادا کرتی ہیں کیونکہ جب بھی انسان اپنے جسم کو حرکت میں لاتا ہے، اس کا ذہن خود بخود بے شمار قائدانہ صلاحیتوں کو ابھارنے کا ذریعہ بن جاتا ہے۔ جسمانی تفریح کے بغیر انسان قبل از وقت اپنی صحت کھو بیٹھتا ہے اور بڑھاپے کا شکار ہو جاتا ہے۔ اسی لیے کہا جاتا ہے : تندرستی ہزار نعمت ہے۔ جسمانی تفریح کی بھی سب سے خوبصورت مثال ہمیں سیدّنا عائشہ صدیقہؓ کی سیرتِ مقدسہ سے ملتی ہے۔ سنن ابی داؤد میں مذکور ہے کہ سیّد الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سیدہ عائشہ رضی اللہ کے ساتھ دو مرتبہ باہر کھلی جگہ میں دوڑ لگائی۔ پہلی دفعہ میں حضرت عائشہؓ سبقت لے گئیں جبکہ کچھ عرصہ بعد دوسری مرتبہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سبقت فرما گئے۔

> انها كانت مع النبي صلى الله عليه وسلم في سفر قالت: فسابقته فسبقته على رجلي فلما حملت اللحم سابقته فسبقني، فقال: هذه بتلك السبقة.[15]
>
> وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ ایک سفر میں تھیں، کہتی ہیں کہ میں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے دوڑ کا مقابلہ کیا تو میں جیت گئی، پھر جب میرا بدن بھاری ہو گیا تو میں نے آپ سے (دوبارہ) مقابلہ کیا تو آپ جیت گئے، اس پر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ”یہ جیت اس جیت کے بدلے ہے“۔

اس حدیث سے دو اہم نتائج سامنے آتے ہیں۔ ایک تو یہ ایک جسمانی سر گرمیاں اختیار کرنے کے لیے نہ جنس کی قید ہے نہ عمر کی۔ اور دوسرا یہ کہ عہدِ نبوی ﷺ میں بھی خواتین صرف چار دیواری تک محدود نہ رہتی تھیں بلکہ تمام اقدار کا خیال رکھتے ہوئے ہر قسم کی سر گرمی میں بڑھ چڑھ کر شمولیت اختیار کیا کرتی تھیں خواہ وہ غزوات میں حصہ لینا ہو، کاروبار یا دیگر ضروری امور کی غرض سے سفر کرنا ہو یا تفریحی مقاصد کا حصول ہو۔

سفر۔ تعریف و تشریح

انسانی زندگی مسلسل سفر کرنے کا نام ہے۔ سفر کے معنی باہر جانا، روانگی، مسافت، سیاحت یا ایک مقام سے دوسرے مقام پر جانے کا نام ہے۔ لغت میں سفر کے معنی ہیں روانہ کرنا۔[16]

انگریزی لغت کے مطابق :

Act of travelling, or passing, going or moring in any way. It is a journey to distant or unfamiliar places, a trip, and a tour.[17]

شرعاً سفر کے معنی ہیں :هو قطع مسافته ثمانيته فراسخ امتدايته او تلفيقيته من اربعته ذهابا او اربعته ايابا[18] آٹھ فرسخ کے فاصلے کو لمبائی میں طے کرنا یا چار فرسخ کی مسافت جانے میں اور چار فرسخ کی مسافت آنے میں گولائی میں طے کرنا۔ اللہ تعالیٰ نے متعدد بار مختلف معنوں میں قرآن پاک میں "سفر" کا لفظ استعمال کیا ہے جیسے ایگ جگہ ارشاد فرماتا ہے: وَإِنْ كُنْتُمْ عَلَى سَفَرٍ[19] ترجمہ: اور اگر تم سفر میں ہو۔ اسی طرح ایک اور جگہ سفر کے لیے "ضرب" کا لفظ استعمال کرتے ہوئے فرماتا ہے: وَإِذَا ضَرَبْتُمْ فِي الْأَرْضِ[20] ترجمہ: اور جب سفر کو جاؤ۔ اور ایک مقام پر یوں بھی آتا ہے کہ: وَقَالُوا لِإِخْوَانِهِمْ إِذَا ضَرَبُوا فِي الْأَرْضِ[21] ترجمہ: اور ان کے مسلمان بھائی جب خدا کی راہ میں سفر کریں۔

قل سیروفی الارض کی جامعیت

سفر خواہ ظاہر ہو یا باطن، درحقیقیت مطلوب کی طلب کا مسلسل شوق ہے۔ ہم انسانوں کے لیے اللہ تبارک و تعالیٰ کی ذات اولین مطلوب ہے جس تک رسائی حاصل کرنے کے لیے انسان زندگی بھر سفر در سفر کرتا چلا جاتا ہے کیونکہ سفر کے بغیر منزل کا حصول کسی طور بھی ممکن نہیں۔ حضرت آدم علیہ سلام سے لے کر آنحضرت ﷺ تک اور آپ کے بعد آنے والے تمام صحابہ کرام، تابعین، طبع تابعین اور اولیاء کرام نے بھی اپنی حیاتِ مبارکہ میں سفر برائے تلاشِ حق کیا ہے اور دنیا میں آنے والے تمام انسانوں کو بھی اس کی ترغیب دی ہے جیسا کہ اللہ تبارک و تعالیٰ نے قرآن پاک میں فرمایا ہے: قُلْ سِيرُوا فِي الْأَرْضِ فَانْظُرُوا كَيْفَ بَدَأَ الْخَلْقَ[22] ترجمہ: کہو کہ زمین میں گھوم پھر کر دیکھو کہ خدا نے کیسے تخلیق کی۔

اس آیتِ مبارکہ سے واضح ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انسان کو حکم دیا ہے کہ وہ زمین کی سیر وسیاحت کرے اور قدرت کی شاہکارانہ انداز میں کی گئی تخلیقات کا جائزہ لے۔ اس کی ابتداء حضرت آدم علیہ سلام سے ہوتی ہے جب باری تعالیٰ نے آپ کو تخلیق کرنے کے بعد حضرت حوا کے ہمراہ جنت کی سیر وسیاحت کا حکم دیا اور فرمایا :

> وَقُلْنَا يَا آدَمُ اسْكُنْ أَنْتَ وَزَوْجُكَ الْجَنَّةَ وَكُلَا مِنْهَا رَغَدًا حَيْثُ شِئْتُمَا[23]
>
> ترجمہ : اور ہم نے فرمایا اے آدم تو اور تیری بی بی اس جنت میں رہو اور کھاؤ اس میں سے بے روک ٹوک جہاں تمہارا جی چاہے۔

اللہ تعالیٰ نے یہ کائنات انسانوں کے لیے تخلیق کی ہے اور پھر انہیں یہ ترغیب بھی دی ہے کہ وہ اس کی سیر کریں اور تسخیر کریں کیونکہ جب انسان سفرِ حق کی راہ اختیار کرتا ہے تو اس پر یہ حقیقت آشکار ہوتی ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے یہ کائنات اور اس میں موجود سرسبز وشاداب وادیاں، آبشار، کھیت، کھلیان، نخلستان، چولستان، ریگستان، شہر اور نگر ایک خاص متوازن ترتیب کے ساتھ تخلیق کیے ہیں۔ انسان کسی ایک تخلیق پر رتی برابر بھی شبہ نہیں کر پاتا مگر اس حقیقت سے صرف اس وقت ہی آشنا ہوتا ہے جب راہِ سفر اختیار کر کے سیر وسیاحت کی جانب قدم بڑھاتا ہے۔ سیر و تفریح سے انسان اپنی روح کو قرار، آنکھ کو بصیرت، کان کو سماعت دینے کے ساتھ ساتھ دل ودماغ کو سکوت وجمود کی کیفیت سے بھی آزاد کرتا ہے۔ اس لیے سیر وسیاحت کرنا نہ صرف تفریح ہے بلکہ یہ انسان کے ظاہر وباطن کو نت نئی مثبت تبدیلیوں کا عادی بھی بنا دیتی ہے۔ انسان جب خالق کی تخلیق کردہ کائنات کا جائزہ لیتا ہے اور اس کے بنائے ہوئے انسانوں سے میل جول کرتا ہے تو گویا اس وقت اس آیتِ مبارکہ یعنی "دیکھو کہ خدا نے کیسے تخلیق کی" کا مقدم ٹھہرتا ہے۔

خواتین کے لیے سفر برائے تفریح

عہدِ نبوی ﷺ سے لے کر عصرِ حاضر تک، سفر ہمیشہ سے زندگی کا حاصل رہا ہے۔ خواہ وہ مرد ہوں یا خواتین، دونوں کے لیے زندگی کا کوئی بھی کام ایسا نہیں جس میں ایک راہ سے دوسری راہ پر پڑاؤ نہ ڈالا جائے۔ اسی طرح اگر سفر برائے تفریح کا تذکرہ کیا جائے تو انسان پر یہ حقیقت آشکار ہوتی ہے کہ سفر میں تفریح کا عنصر ہمیشہ واضح نمایاں رہتا ہے کیونکہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے ارشاد فرمایا : وَآخَرُونَ يَضْرِبُونَ فِي الْأَرْضِ يَبْتَغُونَ مِنْ فَضْلِ اللَّهِ[24] ترجمہ : اور کچھ اور لوگ بھی جو اللہ کا فضل تلاش کرتے ہوئے زمین پر سفر کریں گے۔

اس سے واضح ہوتا ہے کہ سفر چاہے حج کی غرض سے ہو، عبرت کی، ہجرت کی یا تجارت کی غرض سے اس میں خدا کا فضلِ باری ہمیشہ شاملِ حال رہتا ہے اور سفر کرنے میں مرد و زن کی کوئی تخصیص نہیں کی گئی، البتہ عورت کے تنہا سفر جو طوالت اختیار کر جائے، ناجائز قرار دیا ہے۔

تفریحی مواقع

اگر ہم عصرِ حاضر کا جائزہ لیں تو بالخصوص خواتین کے سفر برائے تفریح کرنے کی بے شمار شروحات ہیں۔ اس میں تعلیمی اداروں کے ہمراہ ٹور پر جانا، فیملی ٹور، بین القوامی سطح پر مقابلہ جات میں حصہ لینا، کیمپنگ اور گرل گائیڈ نگ سرِ فہرست ہے۔ ان کی مختصر تفضیل درج ذیل ہے۔

فیملی ٹور

اپنے اہل و عیال سمیت کسی مقام پر تفریح کی غرض سے سفر کرنا آج کے دور میں فیملی ٹور کے ذمرے میں آتا ہے۔ ہمارے معاشرے میں اس کا رجحان کافی حد تک بڑھ چکا ہے۔ جولائی ۲۰۲۱ء کی ایک رپورٹ کے مطابق تقریباً سات لاکھ سواریاں وادیِ ناران کی جانب روانہ ہوئی ہیں[25] جس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ پاکستان میں تفریح کی غرض سے سفر کرنے کی شرح بڑھتی جا رہی ہے۔ ایسے افراد میں شوہر کا بیوی کے ہمراہ، دوست احباب کا ایک ساتھ جانا اور مختلف فیملیز کا ایک ساتھ جانا شامل ہے۔

بین الاقوامی سطح پر مقابلہ جات

پاکستانی خواتین میں قومی اور بین الاقوامی دونوں سطح پر ہونے والے مقابلہ جات میں حصہ لینے کا رجحان بڑھتا جا رہا ہے۔ ہمارے ملک کی ایسی بے شمار بہادر خواتین ہیں جنہوں نے تمام سماجی رکاوٹیں عبور کر کے بین الاقوامی دنیا میں پاکستان کا نام روشن کیا ہے۔ اس میں سرِ فہرست پاکستانی وومن کرکٹ ٹیم کی کپتان ثنا میر شامل ہیں جو ایشین گیمز میں میں دو مرتبہ ۲۰۱۰ اور ۲۰۱۴ میں گولڈ میڈل حاصل کر چکی ہیں۔[26] اسی طرح دیگر کھیل خواہ وہ بیڈ منٹن ہو یا فٹبال، سوئمنگ ہو یا سائکلنگ، پاکستانی خواتین تمام چیلنجز کا سامنا کرتے ہوئے ہر قسم کے مقابلہ جات میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کی جانب گامزن ہو رہی ہیں۔

گرل گائیڈ نگ

گرل گائیڈز یا گرل سکاؤٹس دنیا بھر میں چلائی جانے والی ایسی تحریک ہے جو بالخصوص نوجوان لڑکیوں کو مضبوط، آزاد اور محب الوطن بنانے کے لیے کام کر رہی ہے۔ ہر ملک میں اس کا نظام مختلف مگر مقاصد مشترک ہیں۔ پاکستان میں گرلز گائیڈ نگ کے لیے "پاکستان گرلز گائیڈ نگ ایسوسی ایشن"[27] کام کر رہی ہے جس کا بنیادی مقصد لڑکیوں اور نوجوان خواتین کو ترقی کے مواقع فراہم

کر کے انہیں پُراعتماد، قانون کی پاسدار اور محب الوطن شہری بنانا ہے تاکہ وہ اپنے گھر اور ملک و قوم کے لیے قیمتی سرمایہ ثابت ہوں۔ اسی مقصد کو فروغ دیتے ہوئے ایسوسی ایشن کی جانب سے سالانہ ورکشاپ، ٹریننگ سیشن اور کیمپنگ کا اہتمام کیا جاتا ہے جس میں خواتین کو مختلف طرز کی سرگرمیوں پر مشتمل کام سونپے جاتے ہیں۔

پاکستانی قوانین کا سیرت النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی روشنی میں جائزہ

کسی بھی ملک کی حکومتی کمیٹی کی جانب سے بنائے گئے اجتماعی اصول جو ملک و قوم کی سالمیت کو برقرار رکھنے اور معاشرے کو منظم رکھنے میں کارآمد ثابت ہوں، قانون کہلاتے ہیں۔ اسلام کے پہلے قانون ساز ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں جنھوں نے نہ صرف سیاسی و معاشرتی قوانین کو تشکیل دیا بلکہ خطبہ حجتہ الوداع کے موقع پر وہ تمام اصول و قوانین بیان کر دیے جو ہر ملک اور ہر معاشرے میں خواہ وہ مشرقی ہو یا مغربی، رائج ہیں۔ یہاں تک کہ انسانی حقوق کا عالمی منشور بھی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی روشن تعلیمات پر ہی مشتمل ہے۔ اسلام نے معاشرے کے ہر فرد چاہے وہ مرد ہو یا عورت دونوں کے لیے یکساں حقوق فراہم کیے ہیں۔ اگر ایک مقام پر مرد کو برتری دی ہے تو دوسرے ہی مقام پر عورت کو بلند مرتبہ عطا کر کے عدل و انصاف اور یکسانیت کو فروغ دیا ہے جو کہ در حقیقت "قانون" کی اصل کو فروغ دینا ہے۔

جیسا کہ پاکستان ایک اسلامی جمہوریہ ملک ہے اس لیے ہمارے ملک کا آئین جو ۱۹۷۳ء میں تحریر کیا گیا تھا، اسلامی قوانین پر ہی کارفرما ہے اور اسلامی قوانین کو پیشِ نظر رکھتے ہوئے ہی خواتین کے لیے بھی مختلف قوانین جیسا کہ آزادی، جائیداد میں حق، مختلف شعبہ جات میں شمولیت کا حق، تجارتی و کاروباری حقوق شامل ہیں۔ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی روشنی میں پاکستانی قوانین جو بالخصوص خواتین کی تفریحی سرگرمیوں کو مدِ نظر رکھتے ہوئے تشکیل دیے گئے ہیں، ان کا مختصر جائزہ درج ذیل ہے :

آرٹیکل نمبر ۱۸ کے تحت ایسی شرائط قابلیت کے تابع، اگر کوئی ہوں، جو قانون کے ذریعے مقرر کی جائیں، ہر شہری کو کوئی جائز پیشہ یا مشغلہ اختیار کرنے اور کوئی تجارت یا کاروبار کرنے کا حق ہو گا۔ [28]

اس سے واضح ہوتا ہے کہ ہمارے ملک میں ہر شہری یعنی خواہ وہ مرد ہو یا عورت، کسی بھی قسم کا پیشہ یا مشغلہ اختیار کر سکتا ہے اور اس کی غرض سے جہاں چاہے آزادانہ طور پر سفر بھی کر سکتا ہے۔ اس کے تناظر میں ہمیں سیرت النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے واضح مثال ملتی ہے۔ قیلہ رضی اللہ نامی ایک صحابیہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کیا : انی امراته ابیع واشتریٰ[29] ترجمہ: میں ایک ایسی عورت ہوں جو مختلف چیزوں کو فروخت کرتی اور خریدتی رہتی ہوں (یعنی تاجر ہوں)۔

اور پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے خرید و فروخت کے متعلق مسائل دریافت کیے اس سے ثابت ہوتا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خواتین کو تجارت اور کاروبار کرنے کی اجازت دی ہے۔ تجارت کی غرض سے خواتین کو اکثر و بیشتر سفر بھی اختیار کرنا پڑتا ہے خواہ وہ ایک علاقے سے دوسرے علاقے تک ہو یا کبھی کبھار ایک شہر سے دوسرے شہر تک، اس میں ممانعت نہیں ہے البتہ مذہبی اقدار کو مدِ نظر رکھنا لازم وملزوم ہے۔

آرٹیکل نمبر ۲۵ کے تحت تمام شہری قانون کی نظر میں برابر ہیں اور قانونی تحفظ کے مساوی طور پر حقدار ہیں۔[30]

اسی آرٹیکل کے تحت جنس کی بنا پر کوئی امتیاز نہیں رکھا جائے گا۔ اس آرٹیکل میں مذکور کوئی امر عورتوں اور بچوں کے تحفظ کے لیے مملکت کی طرف سے کوئی خاص اہتمام کرنے میں مانع نہ ہو گا۔

اس سے واضح ہوتا ہے کہ ہمارے ملک میں تمام شہری خواہ وہ کسی بھی مذہب سے تعلق رکھتے ہوں، مرد ہوں یا عورت، قانون کی نظر میں برابری کے حقدار ہیں اور بالخصوص عورتوں اور بچوں کے ساتھ کسی بھی کسی بھی قسم کی تفریق کی سخت ممانعت ہے۔ اس آرٹیکل کے تناظر میں ہمیں قرآنِ پاک سے واضح مثال ملتی ہے جب اللہ تبارک و تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: **وَلَهُنَّ مِثْلُ الَّذِي عَلَيْهِنَّ بِالْمَعْرُوفِ**[31] ترجمہ: عورتوں کے لیے بھی مخصوص طریقے پر ویسے ہی حقوق ہیں جیسے مردوں کے لیے حقوق ان پر ہیں۔

اسی ضمن میں ہمیں عہدِ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بھی مثال ملتی ہے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ احکامِ حجاب کے نازل ہونے کے بعد کا واقعہ بیان کرتی ہیں کہ حضرت عمر رضہ نے حضرت سودہ رضی اللہ کو باہر دیکھ کر ناخوشگواری کا اظہار کیا تو وہ خاموشی سے گھر واپس چلی آئیں اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اس کا تذکرہ کیا۔ اس کے فوری بعد آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر نزولِ وحی کی کیفیت طاری ہو گئی اور جب یہ کیفیت ختم ہوئی تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا :

> قد اذن الله لكن ان تخرجن لحوائجكن[32]
>
> بیشک اللہ تعالیٰ نے تمھیں اپنی ضروریات کے لیے گھر سے باہر نکلنے کی اجازت دی ہے۔

اگر اس مثال کو عصرِ حاضر کے تناظر میں دیکھا جائے تو یہ نتیجہ اخذ کیا جا سکتا ہے کہ اگر خواتین سفر کو برائے تفریح (یعنی کسی ایسے کام کی غرض سے سفر کرنا جس میں تفریح بھی شامل ہو) گھر سے نکلیں تو مکمل طور پر جائز ہے۔ جیسا کہ اوپر بیان ہوا کہ آج کے دور میں گرل گائیڈ نگ کا رجحان بڑھتا جا رہا ہے جس کا مقصد بھی عورتوں کا دنیا کو تسخیر کرنا اور مختلف شعبہ جات میں برابری سے شمولیت اختیار کرنا ہے تو ایسے مقاصد کے لیے سفر کرنے میں ممانعت نہیں ہے اور نہ ہی یہ دینی اصولوں کے منافی ہے۔

آرٹیکل نمبر ۲۶ کے تحت تمام تفریح گاہوں یا جمع ہونے کی جگہوں میں جو صرف مذہبی اغراض کے لیے مختص نہ ہوں، آنے جانے کے لیے کسی شہری کے ساتھ محض نسل، مذہب، ذات، جنس، سکونت یا مقام پیدائش کی بنا پر کوئی امتیاز روا نہیں رکھا جائے گا۔ شق (ا) میں مذکورہ کوئی امر عورتوں اور بچوں کے لیے خاص اہتمام کرنے میں مملکت کے مانع نہیں ہوگا۔[33]

اس آرٹیکل کو سیرت النبی ﷺ کی روشنی میں دیکھیں تو ہمیں معلوم ہوگا کہ رسول اللہ ﷺ غزوات یا دیگر امور کی غرض سے سفر کرنے کے دوران ازواجِ مطہرات کو بھی اپنے ہمراہ رکھتے۔ ایسے تمام مواقعوں میں واضح طور پر آپ ﷺ کے ساتھ ہجوم ہوا کرتا تھا۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب سفر کا ارادہ فرماتے تو تو ازواجِ مطہرات کے درمیان قرعہ اندازی کرتے۔ جن کے نام قرعہ نکلتا، انہیں اپنے ہمراہ سفر پر لے جاتے۔

> كان رسول الله صلى الله عليه وسلم إذا اراد سفرا اقرع بين ازواجه فايهن خرج سهمها
>
> خرج بها رسول الله صلى الله عليه وسلم معه[34]
>
> رسول ﷺ جب سفر کا ارادہ کرتے تو ازواج مطہرات ؓ کے درمیان قرعہ ڈالا کرتے تھے اور جس کا نام آتا تو
>
> نبی کریم ﷺ انہیں اپنے ساتھ سفر میں لے جاتے۔

اس کے علاوہ دورانِ سفر جنگ خیبر کی واپسی پر حضرت صفیہ رضی اللہ عنہما کے ساتھ آپ نے عقد فرما کر نہ صرف دورانِ سفر تفریح کو فروغ دیا بلکہ ایسے حالات میں رسمِ عروسی ادا کر کے انسانوں کے لیے عظیم الشان مثال بھی قائم کی۔ "سبى النبي صلى الله عليه وسلم صفية فاعتقها وتزوجها"[35] صفیہ رضی اللہ عنہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قیدیوں میں تھیں لیکن آپ نے انہیں آزاد کر کے ان سے نکاح کر لیا تھا۔

اسی طرح ایک اور روایت میں ملتا ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ غزوہ خیبر میں تیرہ یا چودہ سال کی تھیں اور غزوہِ تبوک کے وقت سولہ سترہ سال کی تھیں۔ اس وقت بھی ان کے پاس گڑیاں/کھلونے موجود تھے۔ سنن ابو داؤد میں روایت ہے؛ "قدم رسول الله صلى الله عليه وسلم من غزوة تبوك او خيبر وفي سهوتها ستر فهبت ريح فكشفت ناحية الستر عن بنات لعائشة لعب، فقال: ما هذا يا عائشة؟ قالت: بناتي وراى بينهن فرسا له جناحان من رقاع , فقال: ما هذا الذي ارى وسطهن؟ قالت: فرس، قال: وما هذا الذي عليه؟ قالت: جناحان، قال: فرس له جناحان؟ قالت: اما سمعت ان لسليمان خيلا لها اجنحة؟ قالت: فضحك حتى رايت نواجذه".[36]

رسول ﷺ غزوہ تبوک یا خیبر سے آئے، اور ان کے گھر کے طاق پر پردہ پڑا تھا، اچانک ہوا چلی، تو پردے کا ایک کونا ہٹ گیا، اور عائشہ رضی اللہ عنہا کی گڑیاں نظر آنے لگیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ”عائشہ! یہ کیا ہے؟“ میں نے کہا: میری گڑیاں ہیں، آپ

نے ان گڑیوں میں ایک گھوڑا دیکھا جس میں کپڑے کے دو پر لگے ہوئے تھے، پوچھا: یہ کیا ہے جسے میں ان کے بیچ میں دیکھ رہا ہوں؟ وہ بولیں: گھوڑا، آپؐ نے فرمایا: ’’اور یہ کیا ہے جو اس پر ہے؟‘‘ وہ بولیں: دو بازو، آپؐ نے فرمایا: ’’گھوڑے کے بھی بازو ہوتے ہیں؟ وہ بولیں: کیا آپ نے نہیں سنا کہ سلیمان علیہ السلام کا ایک گھوڑا تھا جس کے بازو تھے، یہ سن کر آپ ہنس پڑے یہاں تک کہ میں نے آپ کی داڑھیں دیکھ لیں۔

گویا ان تمام روایات سے ثابت ہوا کہ سفر چاہے وہ ضرورتاً کیا جائے، اس میں تفریح کا عنصر واضح نمایاں رہتا ہے۔ جیسا کہ اوپر فیملی ٹور کی مثال دی گئی، اگر کوئی شخص بوجہ حالات تفریحی مقامات پر نہیں جاسکتا تو جب بھی ضرورتاً سفر کرے، اپنی شریکِ حیات کو ہمراہ لے جائے کیونکہ اس سے نہ صرف سفر خوشگوار ثابت ہو سکتا ہے بلکہ سنتِ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تکمیل بھی ممکن ہو سکتی ہے۔ اس کے علاوہ فراغت کے اوقات میں بالخصوص شوہر پر فرض ہے کہ وہ بیوی کی سیر و تفریح کا خیال رکھے کیونکہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے:

> كُلُّ مَا يَلْهُوبِه الْمَرْءُ الْمُسْلِمُ بَاطِلٌ الَّا رَمْيَةٌ بِقَوْسِه وَتَأْدِيْبُه فَرَسَه وَمُلَاعَبَتُه اِمْرَأتُه فَانَّهُنَّ مِنَ الْحَقِّ.[37]
>
> ترجمہ: آدمی کا ہر کھیل بیکار ہے سوائے تیر اندازی، گھوڑا سدھانے اور اپنی بیوی کے ساتھ کھیلنے کے۔ کیونکہ یہ تینوں حق (کارآمد) ہیں۔

اوپر تحریر کردہ قانون انہی اصولوں کو مدِ نظر رکھتے ہوئے تشکیل دیا گیا ہے اس لیے ہم پر لازم ہے کہ فرداً بھی نسل، مذہب، جنس یا ذات کی بنا پر کوئی امتیاز روا نہ رکھیں۔

آرٹیکل نمبر ۳۴ کے تحت قومی زندگی کے تمام شعبوں میں عورتوں کی مکمل شمولیت کو یقینی بنانے کے لیے اقدامات کیے جائیں گے۔[38] اس سے واضح ہوتا ہے کہ ہمارے ملک کی خواتین کو من پسند شعبہ اختیار کرنے کی مکمل اجازت ہے۔ اس میں "تمام" کا لفظ استعمال کر کے ہر قسم کے شبہ کو رد کر دیا گیا ہے اس لیے خواہ کھیلوں میں شمولیت اختیار کرنا ہو یا گھر میں رہ کر کوئی سرگرمی کرنا، کسی بھی قسم کی تخصیص نہیں ہے۔ اسی کے تناظر میں ہمیں عہدِ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مثال ملتی ہے:

جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت اُمِّ حرام بن ملحان رضی اللہ کے گھر میں آرام فرمایا۔ جب آپؐ جاگے تو فرمایا: میری امت کے کچھ لوگ مجھے دکھائے گئے جو دریا پر سوار ہو کر بادشاہوں کی طرح جہازوں کشتیوں پر لڑنے کے لیے جائیں گے۔ اُمِّ حرام رضی اللہ کہتی ہیں کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! دعا فرمائیں کہ میں ان میں سے ہو جاؤں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جواباً فرمایا کہ تو انہی میں سے ایک ہے۔ بعد ازاں آپ نے عبادہ بن صامت رضی اللہ کے ساتھ شادی کی اور آپ بھی ان کے ساتھ غزوۂ قبرص کے

سفر پر روانہ ہوئیں۔ جب دریا عبور کیا تو سواری پر سوار ہو کر جا رہی تھیں کہ گر پڑیں اور شہید ہو گئیں۔ پھر انہیں وہیں پر دفن کیا گیا۔

> فقلت: يا رسول الله ما اضحكك فقال مثل مقالته، قالت: قلت: يا رسول الله ادع الله ان يجعلني منهم، قال:" انت من الاولين"[39]
>
> آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہی فرمایا جو پہلے فرمایا تھا، میں نے کہا: اللہ کے رسول! دعا کیجئے، اللہ مجھ کو ان لوگوں میں سے کر دے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”تو پہلے لوگوں میں سے ہے“

اس سے واضح ہوا کہ ہماری نبی ﷺ نے بذاتِ خود نہ صرف ایک خاتون کو جہاد کی اجازت دی بلکہ ان کے لیے دعا بھی فرمائی۔ اسی طرح آج کے دور میں بھی خواتین کو کوئی ایسا مشغلہ اور سرگرمی جس میں دور دراز کا سفر اختیار کرنا پڑے یا اپنی جان کی بازی لگانی پڑے تو کوئی ممانعت نہیں ہے۔

عصرِ حاضر کو در پیش میں دورانِ سفر خواتین مسائل اور اُن کا تدارک

اسلام ایک مکمل اور جامعہ دین ہے جس نے ہر انسان کو بلا تفریق و تخصیص زندگی گزارنے کے تمام اصول و قوانین احسن طریقے سے فراہم کیے ہیں لیکن اگر ہم عصرِ حاضر میں ملکِ پاکستان کے حالات و واقعات پر غور و فکر کریں تو ہم پر یہ حقیقت عیاں ہوتی ہے کہ ہمارے ہاں قوانین تو موجود ہیں مگر ان پر عمل کرنے کے لیے حکمتِ عملی کا فقدان ہے۔ ہم نے سیرت النبی ﷺ کو مدِّ نظر رکھتے ہوئے آئین تو تشکیل دے دیے ہیں مگر ہمارا معاشرہ ان قوانین کو عمل میں نہیں لاتا۔ اسی لیے خواتین کو زندگی کے مختلف شعبوں میں در پیش مسائل کی شرح دن بدن بڑھتی جا رہی ہے۔ زندگی میں کوئی بھی شعبہ اختیار کرنا ہو، سفر کے بغیر اس کا حصول ممکن نہیں۔ خواتین کو بھی کبھی کاروباری امور کی غرض سے سفر کرنا پڑتا ہے، کبھی تعلیمی سرگرمیوں اور کبھی تفریحی سرگرمیوں کی خاطر۔ اس کے علاوہ ہمارے ملک میں بے شمار خواتین ایسی ہیں جو تنہا رہنے پر مجبور ہیں اور جب زندگی گزارنے کی غرض سے مختلف سرگرمیوں کی خاطر گھر سے باہر قدم نکالتی ہیں تو انہیں کسی قسم کا تحفظ فراہم نہیں کیا جاتا۔ ہم جوں جوں ترقی کر رہے ہیں، ہماری اخلاقی و مذہبی اقدار چند معاشرتی برائیوں کی وجہ سے بُری طرح متاثر ہو رہی ہیں اور اس کی اوّلین ذمہ داری ریاست پر عائد ہوتی ہے۔ خواتین ریاست کی بیٹیاں ہیں اور اس حیثیت سے حکومتِ وقت پر لازم ہے کہ قوانین کی پاسداری میں اس حد تک ڈٹ جائیں کہ کوئی بھی عورت اس ملک میں خود کو تنہا محسوس نہ کرے۔

جو حقوق مذہب نے عورت کو دیے ہیں، معاشرے پر لازم ہے ان کی پاسداری ضرور کی جائے۔ مذہب نے جہاں ایک طرف قوانین دیے ہیں وہیں دوسری جانب چند تحدیدات بھی فراہم کی ہیں جن پر عمل کرنا ہم سب کے لیے لازم ہے۔ چونکہ عورت مرد کے مقابلے میں کمزور مخلوق ہے اس لیے اللہ تبارک وتعالیٰ نے مصلحتاً مرد کو اس کی ذمہ داری سونپی ہے اور ہر مقام پر اس کی حفاظت کرنے کی بارہا تلقین کی ہے۔ اس لیے خواتین پر بھی لازم ہے کہ زندگی کے ہر شعبے میں محرم رشتوں کی مدد حاصل کریں اور وہ تحدیدات پار نہ کریں جس کے دوسری جانب صرف معاشرتی بگاڑ پیدا ہوتا ہے۔ عورتوں کے تحفظ کے لیے ہی ہمارے نبی نے فرمایا: قال: لا تسافر المراة يومين إلا معها زوجها او ذو محرم[40] آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ عورت اپنے شوہر یا کسی ذی رحم محرم کے بغیر دو دن کا بھی سفر نہ کرے۔

ہم پر لازم ہے کہ جو حدود ہمارے دین نے مقرر کی ہیں، ان پر عمل کریں اور جو حقوق دینِ اسلام نے فراہم کیے ہیں، ان کی بھی پاسداری کریں۔ جب ہم حقوق کی پاسداری نہیں کرتے تو معاشرہ ایسے ہی دوراہے پر آن کھڑا ہوتا ہے جہاں آج پاکستانی معاشرہ کھڑا ہے۔ اسی ضمن میں ستمبر ۲۰۲۰ء کا واقعہ ملتا ہے جب شہرِ لاہور میں موٹروے کے ذریعے ایک خاتون اپنے دو بچوں سمیت سفر کر رہی تھی اور گاڑی میں پٹرول نہ ہونے کے باعث جب اُسے مجبوراً وہاں گاڑی روکنا پڑی اور موٹروے پولیس کو مدد کے لیے بلانا پڑا تو مدد سے قبل مصائب نے اس کو آن گھیرا اور دو ظالم وسفاک مردوں نے اکیلی عورت کو دیکھتے ہی اس پر نہ صرف حملہ کیا بلکہ بچوں کے سامنے اسے زیادتی کا نشانہ بنا کر ظلم وستم کے ایسے نشان چھوڑ دیے جس کی شاید ہی کہیں مثال ملتی ہو۔[41]

ایسے دل خراش واقعات ہمارے معاشرے کے لیے سوالیہ نشان ہیں۔ سوال یہ ہے کہ کیا ہمارا قانون اس قدر کمزور ہے کہ ملزمین کو سرِعام سزا نہیں دے سکتا یا خواتین کو تحفظ فراہم نہیں کر سکتا؟ کیونکہ جب تک خواتین کے ساتھ زیادتی کرنے والے ملزمین کو سرِعام سزا دینے کے متعلق قوانین تشکیل نہیں دیے جائیں گے، ہراسمنٹ اور زیادتی کے کیسز کی شرح میں روک تھام کرنا مشکل ہو جائے گا۔ ہمیں معاشرے کی بہتری وبقا کے لیے چند تجاویز کو عمل میں لانے کی اشد ضرورت ہے۔ یہ تجاویز درج ذیل ہیں :

ا - اسلامی قوانین کو لازماً لاگو کیا جائے۔

۲ - دینِ اسلام نے خواتین کو جن حقوق سے سرفراز کیا ہے، ان کی پاسداری کی جائے۔

۳ - پاکستانی آئین میں ترمیم کی جائے اور بالخصوص "سفر" سے متعلق ایسے قوانین تشکیل دیے جائیں جس میں ہر فرد کی جان ومال کے تحفظ کو یقینی بنایا جائے۔

۴ - پاکستان کے تمام شہروں میں ٹرانسپورٹ کے سسٹم کو بہتر بنایا جائے اور وہاں کام کرنے والے افسران و ملازمین کو خواتین اور بچوں کے ساتھ بہتر حسنِ سلوک کرنے کی تلقین کی جائے۔

۵ - حکومتی، عدالتی اور ٹرانسپورٹ کے شعبہ جات میں خواتین کو کثیر تعداد میں بھرتی کیا جائے تاکہ دورانِ سفر آنے والی خواتین کو ان تمام مسائل کا سامنا نہ کرنا پڑے جو عموماً مرد حضرات کی موجودگی میں ان کو کرنا پڑتا ہے۔

خلاصہ کلام

اللہ تعالیٰ نے دینِ اسلام میں بے پناہ وسعت رکھی ہے۔ زندگی کا کوئی شعبہ ایسا نہیں ہے جہاں مرد و عورت کی تخصیص کر کے کسی قسم کی بھی تنگ نظری کا مظاہرہ کیا گیا ہو۔ شریعت جہاں ایک طرف انسانوں کو زندگی کے روزمرہ معمولات نمٹانے کی تلقین کرتی ہے وہیں دوسری جانب تفریحی سرگرمیاں اختیار کرنے کا بھی حکم دیتی ہے۔ زندگی کے معمولات، خواہ وہ ضرورت کی غرض سے ہوں یا تفریح کی غرض سے، سفر اہم ترین حیثیت رکھتا ہے۔ سفر کے بغیر زندگی کا کوئی بھی کام پایۂ تکمیل تک نہیں پہنچ سکتا اس لیے اللہ تبارک و تعالیٰ نے بھی متعدد مرتبہ انسانوں کو سفر کرنے کا حکم دیا ہے۔ اسلام میں سفر کی جہاں ایک طرف افادیت واہمیت بیان کی گئی ہے وہیں دوسری جانب چند حدود بھی مقرر کی گئی ہیں۔ اس لیے ہم پر لازم ہے کہ جو حدود مقرر کی گئی ہیں، ان سے تجاوز نہ کریں اور جو حقوق دیے گئے ہیں، اُن کو ہر ممکن حد تک پورا کریں۔ پاکستان اسلامی اصول و قوانین کو مدِ نظر رکھتے ہوئے معرضِ وجود میں آیا ہے اور وطنِ عزیز کی اساسی بنیاد بھی اسلامی قوانین کی پاسداری اور ممکنہ فراہمی کو یقینی بنانا ہے۔ اس لیے ہمارے حکمران اور تمام افراد پر لازم ہے کہ اسلامی اصول و قوانین کی پیروی کریں اور پاکستانی معاشرے کو ریاستِ مدینہ کی عملی تصویر میں ڈھالنے کی ہر ممکن کوشش کریں۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

حوالہ جات

[1] ابن منظور الافریقی ، محمد بن مکرم بن علی، لسان العرب ، دار صادر ، بیروت ، ۱۴۱۴ھ ، مادہ ’ف ر ح‘ ، ج ۲، ص ۵۶۱

Ibn e Manẓūr, Muḥammad Bin Mukarram, Lisān Al-ʿarab(Baīrūt:Dār Ṣādar,n.d.),2: 561.

[2] ابوحیان، محمد بن یوسف، تحفتہ الاریب فی القرآن من الغریب، المکتبہ الاسلامی، ۱۴۰۳ھ، ج ۱، ص ۲۴۴.

Ābu Ḥayān,Muḥammad bin Yoūsaf,Tuḥfatul Aāreeb fil Qurān min Āl gareeb, (Āl Maktaba Islami 1403 H)1:244

[3] قرطبیؔ، ابوعبداللہ محمد بن احمد بن ابی بکر، الجامع الاحکام القرآن، دار العلم الکتب، ریاض، ۱۴۲۳، ج ۸، ص ۳۵۴

Qurtabi, Ābū Ābdullāh Muḥammad bin Ābi Bakr, Āl Jamia Āl Āḥkām Āl Qurān,(Riyadh: Dar ul Ilm Alkutab1423)8:354

[4] عبدالحفیظ بلیاوی، مصباح الغات، مکتبہ قدوسیہ، لاہور، ۲۰۱۲ء، ص ۹۵۷، مادہ: ’فرح‘

‘A’bd Āl Ḥafeez Bilyāūi,Misbaḥ ul Lughāt, (Lahore: Maktaba Qudosia 2012)95

[5] Simpson, J.A, The Oxford English dictionary, Clanrendon press, Oxford,1989,vol xiii,p:372

[6] Hornboy,Oxford Advanced Learners Dictionary,Oxford University Press,London,2005,p:976

[7] Benton,William,Encyclopedia Britanica, Encyclopedia Britannica Inc,UK,vol 19,p:15

[8] Marjorie&Camil,The Evaluation process in Health Education,Physical Education and Recreation,Prentice Hall,1962,p:7

[9] گیلانی، سید بشارت حسین، خرم فزیکل ایجوکیشن، گیلانی پبلیکیشنز، ملتان ۱۴۲۶ھ، ص ۲۷۲

Gillāni, Syed Basḥārāt Ḥussain,Physical Education, (Multan: Gillani Publications 1426) 272

[10] العمران : ۱۷۰

Āl Imrān:170

[11] یونس: ۵۸

Yūnus:58

[12] بخاری، محمد بن اسماعیل، صحیح البخاري، دار ابن کثیر، بیروت، ۱۹۸۷، کِتَاب النِّکَاح، بَابُ نَظَرِ الْمَرْأَةِ إِلَى الْحَبَشِ وَنَحْوِهِمْ مِنْ غَيْرِ رِيبَةٍ، رقم الحدیث: ۵۲۳۶

Bukhārī, Muḥammad ibn Ismāʻīl, Ṣaḥīḥ al-Bukhārī,(Beirut:Dār Ibn Kathīr1987)Kitab ul Nikāḥ,5236

[13] اعراف: ۱۸۹

Al-ʾAʿrāf:189

[14] قشیری، مسلم بن حجاج، صحیح مسلم، بیروت، دارالکتب العلمیہ، ۱۹۹۸ء، کتاب فَضَائِلِ الصَّحَابَةِ، باب فِي فَضْلِ عَائِشَةَ رَضِیَ اللہُ تَعَالَی عَنْہَ، رقم الحدیث: ۶۲۸۷

Qushayrī , Muslim ibn al-Ḥajjāj, Ṣaḥīḥ Muslim, Kitāb Fazāil e Saḥāba

(Beirut:Dār al-Kutub al-ʿilmīya 1998) 6287

[15] ابوداؤد، سلیمان بن اشعث، السنن، دارالفکر، بیروت، ۲۰۰۱ء، کِتَاب الْجِهَاد، باب فِي السَّبْقِ عَلَى الرِّجْلِ، رقم الحدیث: ۲۵۷۸

Abū Dāwūd, Sulaymān ibn al-Ash'ath , Sunan Abī Dāwūd, (Beirut :Dār al Fikr) Kitāb ul

Jiḥād, Hadith No:2578

[16] ابراہیم انیس، المعجم الوسیط، مکتبہ رحمانیہ، لاہور، ۱۳۸۵ش، ج۱، ص: ۵۴۰

Ibrāḥim Ānees, Āl Maujam Āl Waseeṭ,(Lahore: Maktaba raḥmānia 1375) 1:540

[17] Webster's New International Dictionary of English,London:G.Bell &Sons, 1934, vol II,p: 2696

[18] معجم المصطلحات والألفاظ الفقهية، محمود عبدالرحمن عبدالمنعم، دارالکتب العلمیہ، بیروت، ۱۴۲۴، ص ۱۱۳

Mu'a'jim ul Musṭalḥāt wāl Ālfāzul Fiqḥiya,Meḥmood Ābd ur Reḥmān,(Beirut: Dār ul Kutub al-ʿilmīya 1422)113

[19] البقرہ: ۲۸۳

Al Baqarah:283

[20] النسا: ۱۰۱

Al Nisāʾ:101

[21] العمران: ۱۵۶

ʾĀli ʿImrān:156

[22] العنکبوت: ۲۰

Al-ʿAnkabūt:20

[23] البقرہ: ۳۶

Al Baqarah:32

[24] المزمل: ۲۰

Al Muzammil:20

[25] https://www.google.com.pk/amp/s/www.dawn.com/news/amp/1636868

[26] https://www.matrixmag.com/pakistans-top-sports-women/

[27] https://pgga.org.pk/

[28] اسلامی جمہوریہ پاکستان کا دستور، قومی اسمبلی پاکستان، اسلام آباد، ۲۰۱۲ء، ص ۱۱

Islāmi Jamḥoriā Pākistan kā Dastoor, (Islamabad:Qaūmi Asembly Pakistan 2012)11

[29] ابن سعد، ابو عبداللہ محمد، الطبقات الکبریٰ، بیروت، دار الکتب العلمیہ، ۱۴۱۰، ج۸، ص۲۲۸

Ibn sa‘a’d, Ābu ‘A’bdullāh,kitāb ul abqat,(Dār al Kutub al-ʿilmīya), 1410,Vol,8, P: 228

[30] اسلامی جمہوریہ پاکستان کا دستور، قومی اسمبلی پاکستان، اسلام آباد، ۲۰۱۲ء، ص۱۴

Islāmi Jamḥoriā Pākistan kā Dastoor, (Islamabad:Qaūmi Asembly Pakistan 2012)14

[31] البقرہ: ۲۸۲

Al Baqarah:282

[32] بخاری، محمد بن اسماعیل، صحیح البخاري، دار ابن کثیر، بیروت، ۱۹۸۷، كِتَاب النِّكَاحِ، بَابُ خُرُوجِ النِّسَاءِ لِحَوَائِجِهِنَّ، رقم الحدیث: ۵۲۳۷

Bukhārī, Muḥammad ibn Ismā‘īl, Ṣaḥīḥ al-Bukhārī,Kitab ul Nikāḥ,5237

[33] اسلامی جمہوریہ پاکستان کا دستور، قومی اسمبلی پاکستان، اسلام آباد، ۲۰۱۲ء، ص۱۵

Islāmi Jamḥoriā Pākistan kā Dastoor, Qaūmi Asembly Pakistan,Islamabad,2012,pg:15

[34] بخاری، محمد بن اسماعیل، صحیح البخاري، كِتَاب الْمَغَازِي، بَابُ حَدِيثُ الإِفْكِ، رقم الحدیث: ۴۱۴۱

Bukhārī, Muḥammad bin Ismā‘īl, Ṣaḥīḥ al-Bukhārī, Kitab ul Magāzi,H: 4141

[35] بخاری، محمد بن اسماعیل، صحیح البخاري، كِتَاب الْمَغَازِي، بَابُ غَزْوَةُ خَيْبَرَ، رقم الحدیث: ۴۲۰۱

Bukhārī, Muḥammad bin Ismā‘īl, Ṣaḥīḥ al-Bukhārī, Kitab ul Magāzi,H: 4201

[36] ابوداؤد، سلیمان بن اشعث، السنن، دار الفکر، بیروت، ۲۰۰۱ء، كِتَاب الْأَدَبِ، باب فِي اللَّعِبِ بِالْبَنَاتِ، رقم الحدیث: ۴۹۳۲

Abū Dāwūd, Sulaymān ibn al-Ash‘ath , Sunan Abī Dāwūd, Dār al Fikr,Beirut,Kitab ul Jihad, Hadith No:2578

[37] ابن ماجہ، محمد بن یزید، سنن ابن ماجہ، دار الفکر، بیروت، ۲۰۰۱ء، ج۴، ص۹۰

Ibn Mājah, Muḥammad ibn Yazīd, Sunan Ibn Mājah, Kitab-ul-Janaiz, (Beirut Dar ul Fikr 2001) 4:90

[38] اسلامی جمہوریہ پاکستان کا دستور، ص۱۷

Islāmi Jamḥoriā Pākistan kā Dastoor, Qaūmi Asembly Pakistan:18

[39] ابوداؤد، سلیمان بن اشعث، السنن، كِتَاب الْجِهَادِ، باب فَضْلِ الْغَزْوِ فِي الْبَحْرِ، رقم الحدیث: ۲۴۹۲

Abū Dāwūd, Sulaymān ibn al-Ash‘ath , Sunan Abī Dāwūd,Kitab ul Jihad:2492

[40] بخاری، محمد بن اسماعیل، صحیح البخاري، کتاب فضل الصلاة، بَابُ مَسْجِدِ بَيْتِ الْمَقْدِسِ، رقم الحدیث: ۱۱۹۷

Bukhārī, Muḥammad ibn Ismā‘īl, Ṣaḥīḥ Al-Bukhārī,Kitāb ul Sālāt (Beirut:Dār Ibn Kathīr1987):1197

[41] https://www.dawn.com/news/1613612